© rasailojaraid.com

جوابات سوالات کمیشن تعلیم

از طرف

انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

ریمارک قبل اسکے کہ مین ان جوابات کو معرض نقل مین لاون اس بات کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ ان جوابات کو اسلام یا اہل اسلام سے کیا تعلق ہے اور خاصکر اس رسالہ اشاعۃ السنہ سے (جسکا کام صرف اشاعت سُنّت وحمایت اسلام ہے) کیا علاقہ ہے۔ اور اسکے اس رسالہ مین درج کرنیسے کیا غرض ہے۔ **کہین ایسا** نہ ہو کہ ہم باوجود دعوی حمایت اسلام واشاعت سُنّت وہ کام کر رہے ہون جسکو اسلام سے تعلق نہ ہو اور ہمارے حال پر یہ بیت صادق آرہا ہو ع ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی * کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست۔

لہذا بگوش توجہ سُننا چاہئے کہ **بعض جوابات** تو ایسے ہین جنمین خاص تعلیم مذہب ہی سے بحث اور سرکار سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ سرکاری مدارس مین مسلمانون کے لڑکون کو اصول مذہبی (قرآن وحدیث) کی تعلیم دیجاوے۔ یا مسلمانون کے اُن مدارس کو (جنمین وہ مذہبی تعلیم دیتے ہین) روپیہ سے مدد دیجاوے (دیکھو جوابات نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۱۴ و ۴ ۳ و ۳۹ وغیرہ) جنمین یہہ بات بتصریح لکھی گئی ہے اور اس سے بڑھکر اِس امر کی تصریح اس ضمیمہ رپورٹ انجمن ہمدردی مین ہوئی ہے جو بعد اختتام جوابات منقول ہوگا۔ نمبر ۳۹ مین تعلیم مذہبی کے ساتھہ اسکی تعمیل (نماز پڑھنی) کی اجازت کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ **اِن جوابات** کا موید ومفید وعلاوہ ہونا میرے نزدیک محتاج دلیل واثبات نہین۔ **بعض لوگون** کا یہہ خیال ہے کہ سرکاری مدارس مین مذہب اسلام کی تعلیم جاری ہونی یا ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدارس کو جہان اس مذہب کی تعلیم ہوتی ہے مدد دینے کی درخواست اس امر کے درخواست کی موید ہے کہ ہندؤن اور عیسائیون کو بہی مدارس سرکاری مین مذہبی تعلیم دیجاوے یا انکے مذہبی مدارس کو روپیہ سے مدد دیجاوے اور یہ امر منافی حمایت اسلام ہے۔

مگر یہہ خیال انجناب صحیح ہو سکتا ہے جبکہ ہندؤن اور عیسائیون کی مذہبی تعلیم یا معاونت تعلیم صرف انجمن کی اس درخواست کا نتیجہ ہو جسکی علامت یہ ہے کہ اگر یہہ انجمن یا کوئی اور مسلمان جماعت اس امر کی درخواست نہ کرے تو ہندؤن اور عیسائیون کی تعلیم یا معاونت تعلیم ملتوی رہے۔ اور جس حالت مین عیسائیون کو پہلی ہی سے مذہبی تعلیم پر مدد مل رہی ہے اور ہندؤن کو مذہبی تعلیم پر مدد دینے کو گورنمنٹ خود تیار ہے تو انجمن کی اس درخواست کا اسمین کیا دخل و اثر ہے۔

اگر انجمن اس خوف سے اہل اسلام کے لئے مذہبی تعلیم یا معاونت تعلیم کی درخواست نہ کرے یا اس تعلیم و معاونت تعلیم کی مخالف رائے دے تو اسکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہ ہوگا کہ صرف ہندؤن اور عیسائیون کو سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم دیجاویگی یا انکے مذہبی مدارس کو روپیہ سے مدد ملیگی۔ مسلمان اور اُن کے مذہبی مدارس ان دونون صورتون معاونت سے محروم رہینگے۔ اور یہہ امر جیسا کہ (مضر یا مفید) بحق اسلام ہے ظاہر ہے۔

بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ سرکاری مین مذہبی تعلیم مسلمانون کے لئے ہوئی بہی تو کیا ہوگی۔ مذہبی تعلیم اہل اسلام کے لئے تو اپنے ہی گہرون اور مسجدون مین اور اپنے ہی مقدس علماء سے مناسب ہے۔

یہ خیال بہی اُن لوگون کی نسبت تو صحیح ہے جنکو اپنے گہرون مین اور مسجدون مین اپنے علماء سے دینی و دنیوی تعلیم میسر و ممکن ہے۔ اور انکو سرکاری مدارس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی کچھہ پرواہ نہین ہے - ایسے لوگون کو ہم یہی نہین کہتے کہ وہ سرکاری مدارس مین جاوین اور وہان جاکر دین سیکھین -

مگر یہہ خیال ان لوگون کے حق مین غلط و زہر قاتل ہے جو مسجدون کا دروازہ نہین دیکھتے اور گہر دن بہر خدا کا نام نہین لیتے تولد ہوتے ہی اے بی سی کے سوا کچھہ نہین پڑہتے اور سرکاری سکولون کو قبلہ حاجات و کعبہ مرادات دنیوی جانتے ہین - ایسے لوگون کے لئے اگر سرکاری سکولون مین بھی مذہبی تعلیم کا بندوبست ہو تو پہر وہ مذہبی تعلیم کہان پاوینگے -

مانا کہ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم جیسی چاہئے ویسی نہ ہوگی مگر مطلق نہ ہونے سے جیسی ہو ویسی بہتر ہے مثل مشہور ہے "مالا یدرک کلہ لایترک کلہ" - جسکو ہندی والے یون کہتے ہین - کچھہ نہ ہونیسے کچھہ ہونا بہتر ہے" اور انگریزی مین یون کہتے ہین "سم تہنگ از بٹر دین نہ تہنگ" - اور بعض جوابات ایسے ہین جنمین مدارس مخالف اسلام پر نکتہ چینی کی گئی ہے (دیکھو جواب نمبر ۱۵ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۴ - ۳۰ - ۵۷ - وغیرہ) جنمین مشنری سکولون کے واقعی معائب و نقصانات کا بیان ہے اور ان مدارس کی امداد کو کم کر دینا کی بابت رای دی گئی ہے اور نمبر ۴۲ لغایت ۴۶ جنمین زنانہ مدارس سے مشنری لیڈیون کی مداخلت کے برخلاف رائے دیگئی ہے اِن جوابات کا بہی مفید و موید اسلام ہونا محتاج بیان و اثبات نہین ہے **اور بعض جوابات** ایسے ہین جنمین عام حالات مدارس دیسی و سرکاری کا بیان ہے (جیسے جواب نمبر ۴ لغایت ۹ و نمبر ۱۱ - ۱۲ وغیرہ) اکثر جوابات جنمین مدارس کے طلباء کی تعداد - انکی علوم مروجہ کی کیفیت انکے طلباء کی لیاقت انکی مروج و مستعمل زبان کی حالت انکے نبہاو چلاؤ کی صورت وغیرہ وغیرہ) یہہ جواب گو بظاہر تاریخی حالات مین جو اسلام سے اجنبی

Something is better than nothing -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معلوم ہوتی ہین مگر درحقیقت یہہ سبھی جواب اسلام و اہل اسلام کے موید ہین۔ بطور تمثیل ایک دو جوابات کا مفید اسلام ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

دیکھو جواب نمبر ۱ مین اُردو زبان کا مدارس مین قایم رکھنا بیان کیا گیا ہے جسمین بظاہر ایک ایسی چیز کی تائید ہے جو ہندو و مسلمانان سب مین مشترک و مساوی الاستعمال ہے مگر غور سے دیکھا جاوے تو اسمین اسلام و اہل اسلام کا زیادہ فائدہ متصور ہے۔ کیونکہ مسایل اسلام کا بہت سا حصہ اردو زبان مین پایا جاتا ہے جسکا رواج پنجاب مین سرکاری مدارس اور سرکاری عدالت کے سبب سے ہوا ہے۔ اور اگر سرکاری مدارس اور عدالتون سے اُردو زبان اُٹھ گئی تو چند سالون مین عام لوگون سے وہ حصہ اسلام بھی اُٹھ جاویگا اور عام لوگون مین بجز نجات المومنین دیکی روٹی کے (پنجابی زبان مین چھوٹے چھوٹے رسایل مین جنمین نماز و طہارت کے مسایل ہین) کچھہ جاننے والا نظر نہ آویگا۔ ایسا ہی اور بلاد کا حال ہے جہان اُردو زبان روزمرہ کی عام زبان نہین ہے۔ اور مسلمانون مین اکثر لوگون کا ٹکڑا کمانا بھی اسی اُردو کے ذریعہ سے ہے۔ اور اگر اُردو سرکاری مدارس اور عدالتون سے اُٹھایا گیا تو مسلمانون کو ایک عرصہ دراز تک (جبتک کہ وہ ہندی یا مہاجنی یا لنڈے نہ سیکھین) بھیکھہ مانگنی پڑیگی۔ اب بتاؤ اس اُردو کو قایم رکھنے کی بابت رائے دینا اسلام و اہل اسلام کے لئے مفید ہے یا نہین۔ رہا یہہ کہ اسمین اُن ہندون کا بھی فایدہ ہے جو اُردو کے ذریعہ سے معیشت چلاتے ہین سو فایدہ اہل اسلام کے منافی نہین۔ اسلام مین یہہ بخل نہین کہ بات وہی کہے جسمین اپنا فایدہ ہو اور ونکو اسکا نفع نہ پہنچے۔

نمبر ۶ و ۷ و ۱۶ لغایت ۱۹ و ۳۲ و ۳۳ لغایت ۳۸ مین موجودہ مدارس سرکاری سے سرکار کا اہتمام اُٹھائے جانے اور انکا اہتمام دیسی اشخاص کے سپرد ہونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور دیسیون کو اختیارات کامل عطا ہونے اور دیسی مدارس کے لئے شروط امداد کو ہلکا کرنیکی بابت رائے دیگئی ہے جو ایک صرف مسجد نشین مولوی صاحب یا حجرہ نشین صوفی صاحب کو کچہری والون کی گپ معلوم ہوتی ہے مگر اسمین اسلام واہل اسلام کی کمال خیرخواہی ودوست گیری پائی جاتی ہے -

اسکا حال ذرا گوش ہوش سے تعصب وخود پسندی کی روئی نکالکر سنئین تو معلوم ہو کہ ان باتون کی استفسار وبحث سے سرکار کی کیا غرض ہی ہے اور انکا اثر ونتیجہ کس قوم کی کامیابی ونامرادی ہے - اور انجمن ہمدردی کو ان جوابات سے کیا مدنظر - پس واضح ہو کہ **کمیشن** تعلیم کے قایم ہونیسے **غرض** وعلت غائی یہہ ہے کہ سرکار اعلی تعلیم سے سبکدوش ہوجاوے اور اسکا بوجہ اور ون کی گردن پر ڈالدے - جیسا کہ ولایت یورپ مین دستور ہے - **اور مراسلہ** کورٹ آف ڈایرکٹرز کا (جو ۱۸۵۴ء مین ڈسپیچ ہوا تہا) عین یہی منشاء ہے اسی دستور کے جاری کرنے اور اسی منشاء کے پورا کرنے کو یہہ کمیشن تعلیم قائم ہوئی ہے اور وہ ان باتون کے استفسار سے یہہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ آیا دیسی لوگ اس بوجہہ کے اٹہانے کے لایق ہوئی یا آیندہ کسی طرح سے ہوسکتے ہین یا نہین ؟ - **اسکے جواب** مین جو کچہہ کسی کے سمجہہ مین آیا اس نے کہا - بعض **انجمنون** اور خاص اشخاص نے یہہ کہا ہے کہ ابہی ملک اس بوجہہ کے اٹہانے لایق نہین ہوا - سرکار اس بوجہہ سے سبکدوش ہونیکا قصد نہ کرے اور اعلی تعلیم کے اہتمام سے دست بردار نہ ہوجائے - ان لوگون نے یہہ خیال کرلیا ہے کہ ہم اس بوجہہ کے اٹہانے سے انکار کرینگے تو سرکار خواہ مخواہ اسکی متحمل رہیگی اس سے سبکدوش نہ ہوگی اور مضمون مراسلہ ۱۸۵۴ء وغرض کمیشن تعلیم کو سوچا یہہ نہ سمجہا کہ یہہ سبکدوشی تو عین مدعا سرکار ہے ہم یہہ بوجہہ نہ اوٹہاوینگے - تو سرکار اس بوجہہ کو غیر دیسی اشخاص (پادری لوگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جماعتی سے اسکے متحمل ہونیکو مستعد و تیار ہین) کے سر پر رکہدی گئی -

انجمن ہمدردی نے اس غرض و منشاء کمیشن و مراسلہ کو پاکر یہہ جواب دیا ہے

کہ اگرچہ بالفعل اور دم نقد ملک کی ایسی حالت نہین ہے مگر دیسی اشخاص مین اس بوجہہ

اٹہانیکی صلاحیت و لیاقت موجود ہے - اگر سرکار انکو روپیہ سے کافی مدد دے اور اختیارات

کامل یورپین اشخاص کیطرح عطا کرے تو وہ اس بوجہہ کے متحمل ہونیکو طیار ہین -

اس غرض و منشاء کو ادہر یار لوگ (حضرات پادری) بہی تاڑ گئے اور اعلی تعلیم کا بوجہہ

اٹہانیکو آمادہ و موجود ہوئے - انکی تعلیم مین ایک مذہبی تعلیم کا جزو لازمی ہونا انکی مراد کا

ستدراہ تہا یاروں نے اسکو یون اٹہایا کہ مذہبی تعلیم کو غیر لازمی (اختیاری) کردیا -

پس اگر سرکار نے مضمون مراسلہ مشتہرہ کو پورا عمل مین لانا اور اعلی تعلیم سے

سبکدوش ہو جانا چاہا اور ادہر دیسی لوگون مین سے کسی نے اس تعلیم کا بوجہہ اٹہایا

تو سب کچہہ بنا بنایا کیا کرایا پادریون کے ہاتہہ آئیگا - جسمین بیچارہ اُن مسلمانون کا

جو اعلی تعلیم کے طالب ہین گلا تو بغیر چہری کٹ جائیگا کیونکہ اگر اونہون نے اعلی تعلیم

کے طمع سے مشنری سکولون مین قدم ڈالا تو انکو خواہ مخواہ عیسائی یا صاف عیسائی

ہونا پڑیگا - اسلئے کہ گو وہان بظاہر مذہبی تعلیم لازمی نہ ہوگی مگر باطنی کششین (انعام

و مزید کوشش و اہتمام تعلیم) ایسے لگی رہینگی جس سے وہ اختیاری ہی لازمی سے

بڑہکر اثر پیدا کریگی -

اور اگر اونکو مذہبی خیال سے مشنری سکولون سے نفرت رہی تو اور جگہہ انکو اعلی تعلیم

میسر نہ ہوگی جس سے انکی حالت افلاس و ابتری روز بروز بڑہتی جائیگی -

اور اگر انجمن ہمدردی کی رائے نے گورنمنٹ اور دیسی اشخاص پر اثر کیا اور درصورت

دست برداری سرکار کی اعلی تعلیم سے اس تعلیم کا بوجہہ دیسی اشخاص نے اپنے ذمہ

لیلیا اور گورنمنٹ نے انکو اس اہتمام و انصرام کے لئے کافی روپیہ دیکر پورا خود مختار بنا دیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو اسکا نفع اہل اسلام بلکہ تمام ملک کو پہنچیگا اس سے سمجھہ لینا چاہیے کہ یہہ رائے انجمن ہمدردی کی کچہری والون کی گپ ہے یا سراسر مسلمانون اور ملک کی خیرخواہی -

شاید کوئی سوال کرے کہ اعلی تعلیم کی مسلمانون کو ضرورت ہی کیا ہے اسکے حاصل کرنیکو نہ وہ مشنری سکولون مین جانیکی حاجت رکھتے ہین نہ اور کہین اسکی تلاش کے محتاج ہین اگر اعلی تعلیم کو مشنریون نے سنبھال لیا تو کیا ہوا اور اگر کہین بہی اسکا نام ونشان نہ رہا تو کیا ہوا - **اسکا جواب** یہہ ہے کہ جو مسلمان اعلی تعلیم مدارس سرکاری کے محتاج و طالب نہین انکی نسبت تو ہمنے بہی اس تعلیم کو ضروری نہین ٹہرایا اور نہ اس تعلیم کی نقل تحویل مین انکا ضرر بتایا ہے - ہمنے تو ان ہی لوگون کے حق مین اسکا ضرر بتایا ہے کہ جو اس تعلیم کے طالب ہین اور ان ہی کے ضرر کا لحاظ و علاج کیا ہے -

اب یہہ دیکہنا ضروری ہے کہ تعلیم کے شایق مسلمانون مین اس تعلیم کے طالب زیادہ ہین یا غیر طالب زیادہ - جہانتک ہمکو غور و نظر ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس تعلیم کے طالب زیادہ ہین - لہذا ان لوگون کے نقصان کا لحاظ ضروری ہے -

شاید کوئی **اسپر** بہی یہہ **اعتراض** کرے کہ جو اس تعلیم کے طالب ہین وہ خطا پر ہین پس انکی خطا مین اعانت و موافقت کیا ضرور ہے - اسکا جواب ذیل مین بحث تعلیم انگریزی کے ضمن مین معروض ہے -

اور **بعض جوابات** ایسے ہین جنمین ملک کے لئے عموماً اور مسلمانون کے لئے خصوصاً دنیوی عزت و رفاہیت کے وسایل و اسباب بہم پہنچانیکی تائید کیگئی ہے (دیکہو جواب نمبر ۳۴ و ۴۷ جنمین عموماً انگریزی زبان کی تعلیم کو وسعت دینے کی درخواست کی گئی ہے - اور نمبر ۶۲ وغیرہ جنمین خصوصاً مسلمانون کے لئے انگریزی کا خاص انتظام کرنے کی درخواست ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِن جوابات کا مفید اہل اسلام ہونا بہی ظاہر ہے۔ محتاج بیان نہین ہے مگر رفع اشتباہ ناواقفون یا متعصبون کے لیئے اسمین کسیقدر بحث ضروری معلوم ہوتی ہے

بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہہ **خیال و مقال** ہے کہ انگریزی پڑہنی گناہ ہے۔ پہر اِس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دُنیا مین عزت و ترقی پیدا کرنا اور بہی سخت گناہ ہے۔ مسلمانون کو چاہئیے کہ صرف دینی علوم پڑہین۔ اور علم پڑہکر خدا کی یاد و عبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریون کی بلا مین پڑین۔ پس جو شخص یا جو کوئی جماعت مسلمانون کے لیئے انگریزی پڑہنے اور دنیا دی ترقی مین کوشش کرنیکے لیئے یہہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو انکو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیر خواہ ہرگز ہرگز نہین ہین۔

اِس خیال و مقال کے دو جواب ہین **اول** یہہ کہ (جو بادی الرائے مین ہے) کہ اِس انجمن نے اُن لوگون کے لیئے انگریزی پڑہنی اور اس انگریزی ذریعہ سے دنیا وی عزت و رفاہیت حاصل کرنیکی تجویز و تائید نہین کی جو دینی علوم پڑہتے پڑہاتے ہین اور رات دن **قال اللہ قال الرسول** اور خدا کے ذکر و یاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا انکے کام اورون سے کرا دیتا ہے اور ریکی بکوائی بہجوا دیتا ہے۔ **بلکہ** یہہ تجویز و تائید اُن لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا و اسباب دنیا کیطرف لگی رہتی ہے۔ اُن لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دُنیا ہی کے طالب ہین تو اس دنیا کو ذلیل طور پر اور ذلیل ہوکر حاصل نہ کریں بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جسمین وہ خود بہی آسایش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنی اور ابنائے جنس (خصوصًا ان

© rasailojaraid.com

مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بہی سلوک کر سکیں۔

دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراس کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نہ کر بیٹھیں بلکہ انگریزی علوم (جسکی اسوقت دنیا میں قدر و منزلت ہے) حاصل کر کے سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمیں ظلم و معصیت کی صریح مخالفت نہو حاصل کریں جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کر سکتے ہیں۔

دوسرا جواب (جو نظر غایہ سے پیدا ہوا ہے) یہہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگوں کو بہی انگریزی پڑہنی اور اس انگریزی کے ذریعہ دنیا وی عزت و رفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمیں بہی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہیں ہوتا، بلکہ اسمیں ثواب اخروی و رضاء الہی کا حصول بہی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمان کے لئے انگریزی زبان کے پڑہنے یا سیکہنے یا بولنے کی ممانعت شرع میں کہیں وارد نہیں ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال میں ممانعت کی وجہ یہہ ہے کہ یہہ کافروں کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہے کیونکہ اس سے یہہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑہنی اور سیکہنی بہی منع ہو جاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندوؤں کی زبان ہے۔ فارسی پارسی آتش پرستوں کی۔ مسلمانوں کے استعمال میں یہ دونو زبانیں پیچہے کر آئی ہیں۔

عربی زبان بہی اگرچہ آنحضرت صلعم کی زمانہ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانوں کے استعمال میں آئی ہے مگر پہلے تو وہ بہی کافروں (ابوجہل و ابولہب) کی زبان تہی۔ ان لوگوں کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالی اپنی مقدس کلام (قرآن مجید) کو اس عربی زبان میں جسکو کافر بولتے تہے نازل نہ فرماتا۔

قرآن پر کیا حصر ہے سبہی کتابیں آسمانی ہر ایک نبی پر اس زبان میں نازل ہوئی ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو اس نبی کی قوم کی (کافر ہی کیون نہو) زبان تہی چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا ہے

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه لیبین لهم - ابراهیم ع ۱-

ہمنے کوئی رسول نہین بہیجا مگر اسکی قوم کی زبان کے ساتہہ تاکہ وہ ان کے پاس ہماری وحی و احکام بیان کرے - خدا تعالی کا یہہ فرمانا اور قرآن وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اتارنا اس بات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کی کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے - آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکہا جاوے تو اس سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکہنی منع نہین ہے -

صحیح بخاری مین بطور تعلیق - اور تاریخ بخاری مین باسند زید بن ثابت

عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیهود حتی کتبت للنبی صلعم کتبه واقرئته کتبهم - (بخاری صفحه ۱۰۶۸)

سے روایت ہے کہ آنحضرت نے انکو حکم دیا کہ یہودیونکی خط و کتابت سیکہہ لین وہ کہتے ہین مینے سیکہہ لی یہانتک کہ مین آنحضرت کو یہودیون کے لئے خط لکہہ دیتا اور انکے خطوط پڑہ سناتا -

اور اگر سبہی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا تعالی کو تسلیم کیا جاوے جیساکہ شیخ ابو الحسن اشعری کا قول ہے - جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہے

وعلم آدم الاسماء کلها (بقره ع ۴-)
ومن آیته خلق السموت والارض واختلاف السنتکم والوانکم (روم ع ۳)
(القول الثانی) وهو المشهور ان المراد اسماء کل ما خلق الله من اجناس المحدثات من جمیع اللغات المختلفة التی

اور ان آیات قرآن کا کہ خدا تعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے "اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا تعالی کی نشانیون سے ہے" بہی ایسطرف اشارہ ہے چنانچہ امام الرازی نے تفسیر کبیر مین بہی پہلی آیۃ کی تفسیر مین کہا ہے کہ خدا تعالی نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يتكلم بها ولد آدم اليوم من العربية
والفارسية والرومية وغيرها وكان ولد
آدم عليه السلام يتكلمون بهذه اللغات
فلما مات آدم وتفرق ولده في نواحي
العالم تكلم كل واحد منهم بلغة
معينة من تلك اللغات فغلب
عليه ذلك اللسان فلما طالت
المدت ومات منهم قرن
بعد قرن نسوا سائر اللغات
فهذا هو السبب في تغير الالسنة
في ولد آدم عليه السلام (تفسير كبير)
وقالها قوله تعالى ومن آياته خلق
السموات والارض واختلاف
السنتكم والوانكم ولا يجوز ان
يكون المراد منه اختلاف تاليفات
الالسنة وتركيبها لان ذلك في
غير الالسن ابلغ واكمل فلا يفيد تخصيص
الالسن بالذكر فبقي ان يكون المراد
اختلاف اللغات (محصول الرازي)

نے آدم علیہ السلام کو عربی فارسی رومی وغیرہ
لغات سکھا دئے جو اسوقت آدم کی اولاد
ان سب لغات کو استعمال کرتے ہیں جب
آدم علیہ السلام فوت ہوئے تو اولاد آدم
اطراف عالم میں متفرق ہو گئے۔ پس وہ
ان نواح میں ایک ایک زبان بولنے لگے
جب ان پر ایک زبان غالب ہو گئی اور اسمیں
ایک مدت گذر گئی اور اسمیں کئی پشتیں فوت
ہو گئیں تو انکو اور سب زبانیں بھول گئیں
اور اپنی کتاب محصول میں دوسری
آیہ کو مذہب شیخ ابو الحسن کے تائید میں
نقل کر کے کہا ہے کہ اس سے زبانوں کی
اختلاف ترکیب مراد نہیں ہے۔ یہ ترکیب
زبانوں کے سوائے اور چیزوں میں بڑھکر
پائی جاتی ہے۔ پھر زبان کی تخصیص سے
کیا فائدہ۔ پس یہی بات رہی کہ اس سے
بولیوں کے اختلاف مراد ہیں۔ تو اس
صورت میں آسانی سے جھگڑا اٹھ جاتا ہے
کیونکہ اس تقدیر پر بھی زبانیں خدا کی زبانیں
ہوئیں۔ پھر اسکے نبی اور صفی آدم علیہ السلام کیں۔ کسی کافر کے کفر کا
اسمیں دخل نہ ہوا۔

© rasailojaraid.com

اس بیان سے (یقین ہے) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکھنے
کی شرع میں کوئی ممانعت نہیں ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم میں بعینہ ایسی
ہے جیسے کہ ہندی و فارسی و عربی - رہا یہہ امر کہ ان زبانوں میں ترجیح
و فضیلت کس زبان کو ہے سو بسبب اختلاف اغراض مختلف حکم رکھتا ہے -
اخروی اغراض کی نظر سے مسلمانوں کے لئے عربی زبان افضل ہے کیونکہ
انکے دینیات انکی عبادات عربی زبان میں ہیں - انکی کتاب مقدس انکے
رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہی زبان ہے - اس سے مسلمانوں کے
دینیات و عبادات کے لئے تو عربی کی ضرورت ثابت ہی ہے - اور اگر وہ
باہمی بول چال روزمرہ میں بھی عربی زبان ہی کو استعمال کریں تو یہ بھی
اخروی ثواب سے خالی نہیں - کیونکہ اسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری
پوری پیروی و مشابہت پائی جاتی ہے - اور دنیوی اغراض کی نظر سے
ہر ایک کو عام کارروائیوں کے لئے اسکی مادری زبان افضل ہے اور خاصکر
اعلی درجہ کی نوکریاں اور دنیاوی عزت حاصل کرنیکے لئے آجکل انگریزی
زبان ہی افضل ہے جو بادشاہ وقت کی زبان ہے - ہاں بعض انگریزی
کتابوں کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہیں جنسے لوگوں کے عقائد
مسلّمہ خراب ہوجاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑھتے ہیں
پابندی مذہب چھوڑدیتے ہیں مگر اسکا علاج یہ نہیں کہ انگریزی پڑھنے
سے لوگوں کو منع کیا جاوے یہہ علاج تب کارگر ہوسکتا ہے جبکہ انگریزی
کے متعلق لوگوں کے غرض دنیاوی نہ ہو اور منع کرنیسے انکا انگریزی پڑہنا
متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہہ ہے کہ اس انگریزی کے ساتھہ مذہبی تعلیم کو
بھی شامل کردیں اور ان لوگوں کے لئے جو انگریزی پڑہنا چاہیں مذہبی تعلیم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے اسباب و وسایل بہم پہنچاوین - جنکے ذریعہ سے انکے عقاید خراب ہونے سے
بچ سکین - چنانچہ انجمن ہمدردی نے اپنے جوابات اور ضمیمہ رپورٹ مین اسی پر
زور دیا ہے - اور گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ سرکاری مدارس مین بھی
اول گھنٹہ مذہبی تعلیم ہوا کرے اور ان مدارس کو جو مذہبی تعلیم کے لئے مخصوص
ہین روپیہ سے مدد دیجاوے - اس علاج کے عمل مین لانیسے لوگون کو اپنا مطلب
دنیاوی بھی ہاتھہ آجائیگا اور انکا ایمان بھی ہاتھہ سے نہ جاویگا - **اسکی مثال** (یا نظیر)
یہہ ہے جو پچھلے زمانہ کے علماء اسلام نے علم منطق و فلسفہ کے (جسمین عقاید اسلام
کے صریح مخالف عقاید مین جیسے عالم کا قدیم ہونا - آسمان کا خرق والتیام محال
ہونا - آسمان کا متحرک رہنا - جسم کا ہیولی اور صورت سے مرکب ہونا وغیرہ وغیرہ)
ضرر کا علاج کیا ہے - جب ان علوم کو عقاید اسلام نے مخالف پایا اور ان کو چھوڑ دینا
مناسب وقت نہ دیکھا یا لوگون سے انکا چھوٹنا ناممکن سمجھا تو اسکے ساتھہ ساتھہ کتب
عقاید و کلام کا پڑھنا شروع کر دیا اور اسمین ان عقاید کے برخلاف عقاید اسلام کو
مدلل اور مویّد کر دیا **اگرچہ** پہلے علماء نے اسکا علاج یہہ کیا ہے کہ منطق و فلسفہ
پڑھنے سے منع کیا بلکہ اسکے ساتھہ ہی علم کلام و عقاید سے بھی روکا (چنانچہ اشاعۃ السنہ
نمبر ا و ۲ جلد اول مین اسکی تفصیل ہوچکی ہے - **مگر** اکثر بلاد و اقالیم مین اسپر عمل درآمد
نہین ہوا - ابتداء سے اسوقت تک ہندوستان بھر کا یہی حال رہا ہے کہ بڑے بڑے
مدارس اور نامی شہرون (دیوبند - دہلی - سہارنپور - لکھنو وغیرہ) مین کتب
فلسفہ یونانی (میبذی صدرا وغیرہ) بھی پڑھائی جاتی ہین اور اسکے ساتھہ شرح عقاید
و خیالی کا بھی درس ہوتا ہے ـــ
یہہ کوئی نہین کرتا کہ منطق کو بالکل موقوف کردے - یہی علاج ضرر انگریزی کا
کرنا چاہیئے جو لوگ انگریزی پڑھنا چاہین انکو مذہبی تعلیم مین پختہ کیا جاوے وہ اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذہب سے واقف ہو کر ضرر عقاید باطلہ کتب انگریزی سے بچ جاوینگے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت اور معزز نوکریان بہی حاصل کرینگے

اسمین اُن لوگون کا یہہ خیال کہ نوکریان و دُنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوی کام کرنا جایز نہین ہے سراسر جہالت کا نتیجہ ہے جسپر کوئی شہادت و دلالت کتاب وسنت و اثار سلف امت مین پائی نہین جاتے -

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتہہ سے دین اسلام اس وجہ ضعف وغربت کو پہنچا ہے - انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلت وافلاس ہو رہی ہے جسکی بیان کی ضرورت نہین - **الحق** یہہ لوگ باوجود دعوی دوستی وخیرخواہی اسلام اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہ ہون **مثل مشہور** ہے کہ نادان دوست دانا دشمن سے بدتر وزیادہ تر ضرر رسان ہوتا ہے -

انہی لوگون کے یمن وبرکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہین کرسکتے - قومی کیا شخصی کامون مین بہی عاجز اور درماندہ ہین **ایک ہندو** یا عیسائی صداقت وحقانیت دین اسلام دیکہکر مسلمان ہوجاتا ہے تو اس خاص شخص کے لئے کوئی کفالت معاش چند روزہ (جنمین وہ مسایل دین اسلام سے بخوبی واقف ہوجاوے) نہین کرسکتا - **ایک رسالہ** یا کتاب اسلام کی تائید مین کوئی چہپوانا چاہے تو دربدر بہیک مانگتا پہرتا ہے کوئی کوڑی ہاتہہ پہ نہین رکہتا - میرے اس بیان مین غالباً کسیکو شک نہوگا اگر کوی ایسا شخص (جسکی انکہہ پہ تعصب وجہالت کی پٹی بندہی ہوئی ہے) اس سے انکار کریگا تو مین اُن نو مسلم اشخاص کی (جو اسوقت مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میرے سامنے مسلمان ہوئے اور ابتک وہ گدگرے کی محتاجی سے حیران و پریشان پھرتے ہین) اور اُن کتب و رسایل کی تا جو مُسِیدین اسلام مین تالیف ہوئے ہین پیدا و پیہ کے نہ ہونے سے سال ہا سال سے تنگ رہے ہین فہرست دون گا- یہہ لوگ پہلی صدیون مین ہوتے تو دین اسلام مدت کا ختم ہوا ہوتا اسکا اثر ونشان ملک ہن تک کبھی نہ پہنچتا-

ان ظالمون اور اسلام کے دشمنون کو ان باتون سے تو کچھہ اثر ہوگا- بلکہ ادہر ہیہ طیش وجوش آئیگا- انکو اپنے خیال کی غلطی تب معلوم ہو جبکہ انکے فتوحات واندہان بند ہوجائین- جو لوگ کسب تجارت و نوکریان کرکے انکے پیٹ بہرتے اور انکے آگو کہانا روپیہ لادہرتے ہین وہ کسب تجارت چہوڑکر انکی طرح ننگ ہوجادین اور انکے پاس مسجدون اور خانقاہون مین آکر ڈیرے لگا بیٹھین- اور پہر آسمان سے قوم بنی اسرائیل کا سامن وسلوے یا غیب الغیب سے حضرت مریم علیہا الصلوۃ والسلام کیطرح میوجات ورزق نازل نہ ہو تو ان حضرت کو اپنی غلطی خیال کا پتہ لگے پہر تو یہہ بہی کہین کہ کسب وتجارت و نوکری ملازمت (انگریزی کے ذریعہ سے کیون نہ ہو) حلال ہے اور یہہ عبادت اطاعت کا عین ذریعہ و وسیلہ ہے - خیر ان حضرات سے ہمکو کیا کام وہ مانین خواہ نہ مانین ہم اپنے اور مسلمانون بہائیون کو حق بتاتے ہین اور وہ آیات واحادیث واثار سناتے ہین جنسے دنیا وی کسب وطلب مال کی ترغیب پائی جاتی ہے - اور فقیر محتاج ہونیکی مذمت نکلتی ہے -

خدا تعالی نے حضرت داؤد وسلیمان کو بادشاہ کیا اور اسکو اپنا فضل فرمایا اور اسپر احسان ظاہر کیا چنانچہ سورہ نسا مین ہے کیا یہودیون

ام لہم نصیب من الملک فاذا لا یؤتون الناس نقیرا - الخ	کے لئے بادشاہت مین کچھہ حصہ ہے؟ ہو تو لوگون کو کھٹلی کے برابر کی سوراخ کے برابر کچھہ نہ دین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

النا س علی ما اتٰهم الله من فضلہٖ فقد اتینا اٰل ابراهیم الکتاب والحکمة واتینهم ملکاً عظیماً ۔

کیا وہ لوگون سے اِس پر حسد کرتے ہین کہ خدا نے انپر فضل کیا ۔ ہمنے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت دی اور انکو بڑی بادشاہت دی ہے ۔

یہان آل ابراہیم سے حضرت سلیمان اور حضرت داؤد مراد ہین چنانچہ عامہ مفسرین نے تصریح کی ہے اور سورہ **ص** مین حضرت داؤد کے حق مین صریح ہی آگیا ہے کہ ہمنے اسکی بادشاہت کو قوت دی ۔ اور حضرت سلیمان سے نقل کیا ہے

وشددنا ملکه واتینٰه الحکمة وفصل الخطاب ۔

رب اغفرلی وهب لی ملکاً لاینبغی لاحد من بعدی ۔

ولقد اتینا داؤد منا فضلا

اے خداوند مجھے ایسی بادشاہت دے جو میرے سوا اور کسیکی نہو ۔ اور فرمایا ہمنے داؤد کو اپنی طرف سے فضل (مال اور بادشاہت دی) ۔

حضرت سلیمان و داؤد کے پاس جس قدر دولت و حشمت و مال اسباب دنیاوی موجود تھا اسکی تفصیل قرآن مین اور اسکی تفسیرون مین ہے اس مقام مین اسکی گنجایش یہان نہین ہے ، اور **خدا تعالی** نے عموماً مومنون کو ارشاد فرمایا ہے کہ اگر حج کے دنون اور حج کے

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم (بقرہ ع ۲۵)

موافق مین تجارت کرنا چاہو تو تمپر کوئی گناہ نہین ہے ۔ **صحیح بخاری** اور عامہ تفسیرون مین

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت مین عکاظ و مجنہ و ذو المجاز تجارت کے بازار تھے جب اسلام کا وقت آیا تو مسلمانون نے انمین تجارت کرنی کو گناہ سمجھا جس پر خدا تعالی نے یہہ ارشاد کیا کہ موسم مین بھی ان بازارون مین تجارت کرنیکا کچھہ گناہ نہین ۔

سورہ **جمعہ** مین ارشاد ہے کہ جب نماز پوری ہو جاوے تو زمین مین پھر و اور

فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله ۔ جمعہ ع ۲

خدا کا فضل تلاش کرو ۔ اس آیت مین باتفاق عامہ تفاسیر فضل سے تجارت مراد ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کسب حلال طلب کرنا بھی بعد فرائض ایک فرض ہے

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکھا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسب حلال کی فرضیت فرائض (معمولی) نماز روزہ حج وغیرہ دوسرے درجہ پر ہے - اور کہا کہ یہ اُس شخص کے لئے ہے کہ اپنے خرچ مین اپنے کسب کا محتاج ہو اسکا خرچ دوسرے کے ذمہ نہو (جیسے بیوی کا خرچ میان پر ہے اور چھوٹے اولاد کا ماں باپ پر)

اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کبھی کسینے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا ہے اور اللہ کے نبی داؤد اپنے ہاتھوں کی کمائی کھایا کرتے اور آنحضرت نے فرمایا ہے

قال رسول اللہ ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ - وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدیہ - رواہ البخاری)

قال النبی صلعم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم -

قال رسول اللہ صلعم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی او الخفی خامن القوم فی ذکر الغنی فقال رسول اللہ صلعم لا باس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل (رواہ احمد)

کہ جو کچھ تم کھاتے ہو اسمین ستھرا اور پاکیزہ وہ کھانا ہے جو اپنی کمائی سے کھاتے ہو - اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی سے ہے (یعنی اسلئے انکا مال بھی تمہارے لئے پاکیزہ اور ستھرا ہے) - اور آنحضرت نے فرمایا ہے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار اور مالدار اور لوگون پر شفیق (یا گوشہ نشین) ہو - ایک دفعہ آنحضرت کے اصحاب مالدار ہونیکے باب مین بحث کر رہے تھے تو آنحضرت نے فرمایا جو خدا سے ڈرے اسکے لئے مالدار ہونے کا کوئی ڈر نہین ہے -

اسی نظر سے آنحضرت صلعم خدا تعالی کی جناب مین غنا اور مال کے لئے دعا مانگتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور فقیری و ذلت سے پناہ طلب کرتے

اللھم انی اسالک من صالح ما توتی الناس من المال والاھل والولد غیر ضال ولا مضل
اللھم انی اعوذ بوجھک الکریم و باسمک العظیم من الکفر والفقر
اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر قال رجل ویعتدلان قال نعم ۔

ایک دعا مین آپنے فرمایا ہے ای خداوند مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ تو مجھے مال اور اولاد دے جو گمراہ نہ ہوا ور نہ گمراہ کرے ۔
اور ایک دعا مین یہہ فرمایا ہے خدایا مین تیرے بزرگ مونہہ اور تیرے بزرگ نام کے ساتھہ کفر اور فقیری سے پناہ لیتا ہون ۔ ایک دعا مین آپنے کہا ہے اے خداوند مین کفر اور فقیری سے تیری پناہ چاہتا ہون ۔ اسپر ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا کفر اور فقیری برابر ہین (کہ آپنے دونون سے یکسان پناہ مانگی ہے) آپنے جواب دیا ہان برابر ہین ۔

اقض عنا الدین واغننا عن الفقر ۔
اللھم انی ضعیف فقو فی وانی ذلیل فاعزنی وانی فقیر فارزقنی ۔
اللھم اعنی علی دینی بالدنیا وعلی اخرتی بالتقوی
اللھم انی اعوذبک من بطر الغنی ومذلۃ الفقر ۔

ایک دعا مین آپنے فرمایا ہے ای خداوند ہمارا قرض ادا کر ۔ اور ہمکو فقیری سے غنی کر ۔
ایک دعا مین آپنے یہہ کہا ہے اے خداوند مین ضعیف ہون مجھے قوت دے ۔ مین ذلیل ہون مجھے تو عزت دے مین فقیر ہون مجھے روزی دے ۔
ایک دعا مین آپنے فرمایا ہے اے خداوند مجھے دین پر دنیا کے ساتھہ مدد دے اور آخرت پر تقوی کے ساتھ مدد دے ۔
ایک دعا مین ہے خدایا مین دولتمندی کے تکبر اور فقیری کی ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہون

یہہ دعائین اکثر کتب صحاح و سنن مین مروی ہین جو لوگ ان کتابون کو نہ دیکھہ سکین وہ ایک چھوٹے سے رسالہ حزب اعظم مین ان دعاؤن کو ملاحظہ کرین ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت کے اکثر اصحاب اور انکے صحبتین تابعین اور انکے پچھلے ایمہ دین کسب وتجارت کرتے اور مالدار تہے - اور اسی مال کے ذریعہ سے اُنہون نے دینی اور قومی کام کئے -

حضرت عثمان رضؓ نے اپنی جیب خاص سے جیش العسرۃ (جسمین آنحضرت نے اپنے مخالفون اور دین اسلام سے بیجا مزاحمت کرنیوالون پر آخری چڑہائی کی تہی) تین سو اونٹ معہ اُنکے پالان وغیرہ سامان کے تیار کر دئے -

مدینہ شریف مین صرف ایک ہی میٹھا کنوان تہا جسپر ایک یہودی قابض تہا اور وہ عام لوگون کو پانی نہ لینے دیتا - آپنے اسکو پنتیس ہزار درہم (تقریباً ساڑھے آٹھہ ہزار روپیہ) سے خرید کر وقف کر دیا -

اسی قسم کے اور صدہا کام صحابہ نے کئے جو سب مالداری کے نتائج تہے -

انمین ایسے لوگ کم تہے جو مالدار ہونے کو پسند نہ کرتے+ اور ایسے تو بہت ہی کم تہے جو کسب وحرفت کو چہوڑ کر آنحضرت کے پاس بیٹھے رہتے‡ -

اصحاب صفہ زہد وتقلل مین بڑے فایق وضرب المثل تہے پر وہ بہی رات کو عبادت کرتے دن کو جنگل سے ایندھن اٹھا کر لایا کرتے -

الحاصل جہانتک ہمکو کتاب وسنت مین نظر ہے اس سے ہمنے یہی دیکھا ہے کہ کسب کرنا اور مالدار ہونا مطلقاً گناہ نہیں ہے - خاصکر اِس زمانہ مین کہ قناعت وعفت کم ہوگئی ہے بے صبری بڑہ گئی ہے عوام کا تو کیا ذکر ہے خواص (علماء) نے قرآن اور دین کو دنیا کی تابع کیا ہوا ہے - جدہر دنیا کا رُخ دیکھتے ہین ادہر قرآن کو پہیر دیتے ہین - جس بات کو لوگ (روٹی پیسہ دینے والے) پسند کرتے ہیں اسیکا ثبوت قرآن سے نکال لیتے ہین‡ - کئی ایسے ہین کہ کلیتہً دین اسلام سے خارج ہوکر دین عیسائی یا نیچری پن یا دہریہ پن اختیار کر چکے ہین - اگر انکے پاس دین وقرآن سکھے

+ جیسے ابوذر غفاری رضؓ - ‡ جیسے ابوہریرہ رضؓ یا ایک اہل حرفہ کا بہائی جسکی شکایت اُس نے آنحضرت کے پاس کی تہی -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوائے کوئی اور ہنر وکسب ذریعہ معاش ہونا اور بلا تردد انکو کہانے کو ملتا تو وہ ان بلاؤن مین کیون مبتلا اور ہلاک ہوتے۔

سفیان ثوری جو ائمہ دین اور زمانہ تابعین مین تھے اپنے زمانہ مین فرماتے ہین کہ پچھلے زمانہ مین مال کو برا سمجھا جاتا تہا (یعنی اُن ہی لوگون مین جو معدودے چند زاہد تھے)

عن سفیان الثوری قال کان المال فیما مضی یکرہ فاما الیوم فهو ترس المؤمن وقال لولا هذه الدنانیر لتمندل بنا هؤلاء الملوك وقال من کان فی یدہ من هذه شیء فلیصلحه فانه زمان ان احتاج کان اول من یبذل دینه وقال الحلال لا یحتمل السرف (مشکوة باب استحباب)

آج تو وہ مومن کے لئے (ایمان) ڈھال ہے۔ اگر ہمارے پاس یہہ چند دینار نہوتے تو بادشاہ لوگ ہمکو اپنے ہاتھہ کا رومال بنالیتے (یعنی اپنی خواہشون اور حکمون کے تابع کرلیتے) جسکے پاس مال ہو وہ اسکو سنبھال کر رکھے یہہ وہ زمانہ ہے کہ اگر اسکو مال کی حاجت پڑے تو وہ سب سے پہلے اسکے عوض دین کو خرچ کر ڈالے حلال مال مین اسراف کا احتمال نہین۔

ان ہی حضرت کا یہہ قول ہے کہ دُنیا مین زاہد (بے رغبت ہونا) یہہ نہین کہ

وعن سفیان قال لیس الزهد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزهد فی الدنیا قصر الامل (شرح السنة)

موٹے کپڑے (گاڑھا کمبل مثلاً) پہن لے اور خشک و بے مزہ روٹی کہائے زاہد ہونا تو یہہ ہے کہ دُنیا پر امید (یا آرزو) کو کوتاہ کرے۔

ایسا ہی امام مالک سے منقول ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا دُنیا مین

عن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزهد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر الامل۔

زاہد ہونا کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا حلال کمانا اور دنیاوی امیدون کو کوتاہ کرنا۔ **ایسا ہی آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ زہد یہہ نہین کہ حلال

عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال الزهادة لیست بتحریم الحلال
واضاعۃ المال ولکن الزهادة فی الدنیا
ان لاتکون بما فی یدیک اوثق بما فی
یدی الله (ترمذی)

(کسب ولذات) کو حرام کردے اور مال کو ضایع کرے زہد تو یہ کہ تو اپنے ہاتھ کی چیز پر خدا کے ہاتھ کی چیز سے زیادہ بھروسہ نہ کرے۔

ہان اسمین شک نہین ہے کہ جیسے مال اور کسب کی قران اور حدیث مین ترغیب وفضیلت آئی ہے ویسی بلکہ اس سے دہ چند اسکی ترہیب ومذمت بھی وارد ہے مگر وہ اسی صورت اور اسی حالت مین ہے کہ انسان مال اور کسب مین منہمک ہوکر اپنی اصلی اور اول درجہ کی فرض عبادت وذکر سے (جسکی طرف آیۃ مندرجہ حاشیہ مشعر ہے) غافل ہوجاوے اور لذات دنیاوی اور حظوظ نفسانی مین محو ہوجاوے۔

†ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون
ہمنے جنون اور آدمیون کو عبادت ہی کیلئے پیدا کیا ہے

اور جو لوگ اس مال اور کسب مین خدا کی رضامندی اور تقرب حاصل کرین اور وہ اپنے کسی کام (بیع وتجارت وغیرہ) مین خدا کی یاد سے غافل نہ ہون جنکے وجود سے دوسرے آیۃ (منقولہ حاشیہ مخبر ہے) وہ اس ترہیب ومذمت سے بری ہین چنانچہ آیات واحادیث سابقہ کا مفاد ہے اور اسی پر عامہ اہل علم کا اتفاق ہے کیا اچھا کہا جسنے کہا۔

وقال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و
اقام الصلوۃ۔
ایسے لوگ ہین جنکو بیع وتجارت خدا کے ذکر سے نہین
روکتی۔

---

† اس آیۃ مین صاف ارشاد ہے کہ اصل مقصود پیدایش مخلوقات سے ذکر وعبادت ہے باقی کام کھانا پینا کسب وتجارت اسی عبادت کے وسایل وذرایع ہین کیا اچھا کسینے کہا ہے ؎

خوردن برای زیستن وذکر کردن است ٭ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

پس جو لوگ یہ سمجہ رہے ہین کہ ہم صرف کہانے پینے اور روٹی کمانیکو پیدا ہوئے ہین اور ان امور مین وہ ایسے منہمک ہین کہ اپنے اصلی فرض عبادت کا نام نہین لیتے وہ سراسر غلطی پر ہین جیسے کہ وہ لوگ غلطی پر ہین جو کسب تجارت کو ناجایز یا خلاف افضل سمجہکر تارک ہو بیٹہے ہین اگر وہ الا لیعبدون کا یہ مطلب سمجھے ہین کہ بجز عبادت اور کوئی کام کرنا خدا کو مطلوب ومرغوب نہین تو چاہیے کہ وہ نماز وذکر کے سوا کسب وتجارت سے علاوہ اور کام بہی نکیا کرین نہ سوئین نہ کہانا کہائین نہ پانی پئین نہ کلام کرین اور اگر وہ ان افعال کو عبادت کی تکملات اور وسایل سمجھتے ہین تو ویسے ہی کسب وتجارت کو عبادت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ع چیست دنیا از خدا غافل شدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اسکی ساتھہ ہی ہم یہہ بھی کہتے ہین اور اس پر یقین رکھتے ہین کہ دُنیا مین ایسے (لوگ جو کسب تجارت و مال و دولت مین رہکر خدا کو یاد کرین اور اپنے اصلی فرض کو نہ بہولین) بہت کم ہین چنانچہ فرمان واجب الاذعان خداوندی میرے بندے شکر گذار کم ہوتے ہین اسکی طرف مشعر ہے۔ اور یہہ امر (دُنیا دی ثروت مین رہکر خدا کو نہ بہولنا) اکثر اشخاص کی نسبت مشکل بہی ہے چنانچہ کسینے کہا ہے ع

وقلیل من عبادی الشکور

بادہ خوردن و ہشیار نشستن سہل است ٭ گر بدولت برسی مست نگردی مردی

ولیکن اس قلت و اشکال کا لازمہ یہہ نہین ہے کہ کسب تجارت و مال دولت دنیا کو علی الاطلاق حرام سمجہا جاوے اور ہر کسیکو اس سے اجتناب کا حکم دیا جاوے۔ یہہ قلت اور اشکال تو ہر کار خیر (نماز روزہ وغیرہ عبادات) مین موجود ہے۔ بہت نمازی ایسے ہین جو اپنی نماز نیم شبی و دعائے سحری سے (خودپسندی و ریا، وغیرہ آفات کے سبب) بجز بیخوابی و تہکان کچھہ فایدہ نہین اٹہاتے۔ بہتیرے روزہ دار ایسے ہین جو اپنے روزہ سے (اسی قسم کے آفات کے سبب) بجز بہوک و پیاس کے کچھہ ثواب نہین پاتے یہہ بات آنحضرت کی اس حدیث کا ٹہیک ترجمہ ہے جو حاشیہ مین منقول ہے اور اسی کے موافق کسینے کہا ہے

قال رسول اللہ صلعم کم من صایم لیس له من صیامه الا الظماء وکم من قایم لیس له من قیامه الا السهر (رواہ الدارمی)

ع کلید در دوزخ است آن نماز
کہ در چشم مردم گذارند دراز

حالانکہ اس نظر سے مطلق نماز پڑہنی اور روزہ رکہنے سے کسیکو منع نہین کیا جاتا۔ ایسا ہی کسب تجارت و تحصیل مال دولت سے علی الاطلاق کسیکو منع نہین کیا جاسکتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اس باب مین بلکہ ہر ایک امر متحمل خیر و شر مین اسی تفصیل کا جو شرع مین اسکی نسبت وارد ہے علما پر بیان کرنا واجبات سے ہے اور اس سے کسی دنیاوی امر ممنوع نہیں ہے۔ چنانچہ اسی قانون کے موافق اس مقام مین ترغیب و ترہیب و مدحت و مذمت دُنیا کے باب مین عمل ہوا ہے۔

اب مین اس واعظانہ بحث کو جو بلا اختیار بنظر ہدایت و نصیحت اخوان مسلمین (خصوصاً حضرات موحدین صوفیا و محدثین) طول ہو گئی ہے ختم کرتا ہون اور اسکے پڑہنے والون سے امید کرتا ہون کہ اس مضمون کو دیکھکر دُنیاوی فنون و علوم (انگریزی فارسی وغیرہ) سیکھنے و پڑہنے اور اُن کے ذریعہ سے دنیاوی عزت حاصل کرنیکو مطلقًا اور بہر حال ممنوع نہ سمجھین گے۔ اور انجمن ہمدردی کے ان جوابات کو جنمین انگریزی پڑہنی کی ترغیب دلائی گئی ہے مخالف اسلام نہ جانینگے بلکہ سراسر حمایت و نصرت اہل اسلام پر مبنی خیال کرینگے۔

اور بعض **جوابات** شاید ایسے بہی ہون جنمین ناظرین کو کوئی دینی و دنیاوی فائدہ اہل اسلام نظر نہ آوے۔ اسمین اور نہین تو اتنا ہی فائدہ سمجھ لین کہ اپنے مطلب کی مفید بات کوئی تب ہی کہہ سکتا ہے جب دوسرے کی مطلب کی بہی کہے اور اس بات کے سبب وہ مخاطب کی نظر مین وقعت و وجاہت پیدا کرے۔ سرکار نے جن بات کو مفید مطلب سمجھکر انجمن ہمدردی کی رائے لی انجمن نے اسمین جو صحیح و قوی و راجح بات سمجہی اسکے موافق رائے دی اور اپنی رائے کی وقعت و اصابت کمیشن پر ظاہر کی۔ اس کے ذریعہ سے انجمن کو اُن باتون کے کہنے کی بہی گنجائش ہوئی جو اسلام و اہل اسلام کے مفید مطلب ہین۔ اگر انجمن اُن باتون (مفید مطلب سرکار) کی نسبت کچھ رائے ظاہر نہ کرتے تو اسکے خاص خود غرضی کی باتین وہان کب سُنی جاتین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِس بیان سے ثابت ہوا کہ جو کچھہ انجمن ہمدردی نے اپنے جواب مین کہا ہے وہ فائدہ سے خالی نہین ہے۔

اخیر مین یہہ بات کہنا چاہتا ہون کہ ان جوابات کو رسالا **اشاعۃ السنہ** مین نقل کرنیسے کیا غرض ہے اور انکو اشاعۃ السنہ سے کیا تعلق ہے۔

اشاعۃ السنہ سے انکا **تعلق** ومناسبت یہہ ہے کہ ان جوابات مین اسلام و اہل اسلام کی خیر خواہی پائی جاتی ہے (جسکا ثبوت وبیان بتفصیل ہو چکا ہے) اور خیر خواہی اسلام ملک کا فہ انام سب سے پہلے اور بڑی بہاری سنت پیغمبر علیہ السلام ہے جسکی اشاعت اس رسالہ کا اصلی کام ہے۔

اور ان کے بیان ونقل سے اِس رسالہ مین یہہ **اغراض** ہین۔

اول (جو بڑی بہاری غرض ہے) اہل اسلام کی ہدایت ونصیحت ہے کہ ان جوابات کے فواید ومقاصد سے واقف ہو کر انکو دستور العمل بنا وین۔ اپنے خیالات سے وساوس مانع ترقی قومی نکالکر رفعت واعزاز قومی کے وسایل واسباب بہم پہنچاوین۔ اعلی تعلیم علوم دینا وی کی حاصل کرین۔ اور اسکے ذریعہ سے اعلی منصب ودرجات پاوین۔

اور منجملہ ان جوابات کے جس جواب کی تائید ہو سکے کرین۔ اسکی موید میموریل وعرضداشتین قومی اتفاق کے ساتھہ تیار کر کے ہمیشہ گورنمنٹ مین پیش کیا کرین اور جبتک کمیشن تعلیم قایم رہے اسمین اسی قسم کی تحریرات براہ راست وبذریعہ اخبارات بہیجتے رہین۔

دوسری غرض انجمن ہمدردی کی حمایت اور اسکے حاسدون یا اسکی اغراض سے ناواقفون کے مطاعن سے اسکی براءت اور اسکی آیندہ کارروائیون کی تائید وتقویت ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض ناواقف یا حاسد کہتے ہیں کہ اِس انجمن کا نام تو انجمن ہمدردی اسلامی ہے مگر آجتک اِس نے ہمدردی اسلام کا کوئی کام نہیں کیا۔

یہہ کیا ہمدردی اسلام ہے کہ ایک مڈل سکول (جسمین اوسط درجہ کی انگریزی پڑہائی جاتی ہے) انجمن نے قایم کرنا چاہا ہے یا کمیشن تعلیم مین ایک میموریل بہیجدیا یا اسکے سوالات کا جواب دیدیا ”

ان جوابات نے یہہ ثابت کر دکہایا ہے کہ یہہ سبھی کام حمایت اسلام و ہمدردی اہل اسلام کے کام ہین جس سے امید ہے کہ خیرخواہان اسلام و اہل اسلام اِن طاعنون کی باتین نہ سنین گے۔ اور ان کامون مین انجمن ہمدردی کو پوری مدد دینگے۔ خصوصًا مڈل سکول قایم کرنیمین جسکی اشتہار و کیفیت کارروائی سابق کو ہم آیندہ شایع کرینگے

تیسری غرض ناظرین اشاعۃ السنہ اور ممبران انجمن ہمدردی کا رفع انتظار ہے اس امر کا ہے کہ اِس اثنا مین انجمن نے کیا کام کیا۔ اور کمیشن تعلیم کے سوالات کا کیا جواب دیا۔ بہت لوگون نے بذریعہ خطوط ہمسے یہہ کیفیت پوچہی ہے۔ اسلئے ان سب کے رفع انتظار کے لئے اِس رسالہ مین ان جوابات کا شایع کرنا مناسب سمجہا گیا۔

ریمارک ختم ہوا۔ اب **اصل جوابات** کو مع **سوالات** ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۱ براہ مہربانی یہہ بیان کیجیے کہ آپ کو تعلیم کی بابت رائے قایم کرنیکا کیا موقع ملا ہے اور آپ نے ملک کے کون سے حصہ مین تجربہ حاصل کیا ہے

جواب نمبر ۱۔ اِس انجمن کے کئی ممبرون کو سررشتہ تعلیم سے تعلق رہا ہے اور کئی ممبرونکو خود تعلیم و تعلم مین ایک زمانہ گذرا ہے اور اکثر حصون ممالک مغرب و شمال و ممالک متوسط و پنجاب وغیرہ کی سیر و سیاحت کا بتقریب تعلیم و تعلم اتفاق ہوا ہے اور اکثر ممبرون کو سرکاری نقشجات اور رپورٹون کے دیکہنے کا بہی اتفاق رہتا ہے۔

اِن وسایل سے انجمن کو اکثر حصص ملک ہند کی تعلیم کی بابت رائے دینے کا موقع ملا ہے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاصکر پنجاب کی حالت تعلیم کی نسبت رائے دینے کا زیادہ تر موقع ہے -

سوال ۲ - کیا آپ خیال کرتے ہین کہ اس حصہ ملک مین جہان آپنے تجربہ حاصل کیا ہے ابتدائی تعلیم اچھی اور مفید بنا پر مبنی ہے اور اس حد تک جہاں تک کہ سوسائٹی کے لئے ضروری ہے ترقی کرسکتی ہے یا نہین ؟ کیا آپ طریقہ انتظام یا طریقہ تعلیم کی بابت بہی کوئی اصلاح پیش کرسکتے ہین ؟ -

جواب ۲ - اس انجمن کی راے مین ابتدائی تعلیم کی بنا اکثر حصص ملک ہند خصوصًا پنجاب مین عمدہ اصول پر نہین ہے - اور اس سے اس ترقی کا حصول (جو پرائمری تعلیم سے ہونا چاہیے) سوسائٹی کے لئے متوقع نہین ہے اسکی طریق تعلیم و طریق انتظام دونون مین نقص ہے -

طریق تعلیم کا نقص بوجوہ ذیل معروض ہے -

جو مضامین پرائمری سکولون مین پانچ سال کے لئے مجوز و مقرر ہین - انمین اس ضرورت منفعت کا (جو ابتدائی تعلیم سے مدنظر ہے اور ہونی چاہیے) لحاظ نہین کیا گیا پرائمری تعلیم سے صرف اُن علوم سے (جو انمین پڑہائے جاتے ہین) اپنے کاروبار پیش آمدہ روزمرہ مین نقد فائدہ اٹھانا مدنظر ہوتا ہے نہ ایلیمنٹری سکولون کیطرح وسطی یا اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے واسطے تیار رہنا - اور یہہ فائدہ اکثر اُن علوم سے جو بالفعل پرائمری سکولون مین پڑہائے جاتے ہین حاصل نہین ہے - جغرافیہ پنجاب و ہندوستان لوئر پرائمری کی تیسری جماعت میں اور تواریخ و اعلیٰ درجہ کا حساب اپر پرائمری کی دونون جماعتون مین اکثر متعلمین کو کسی نوع کا فائدہ نہین دیتا ان علوم کا فائدہ حکام ملک اور اعلیٰ درجہ کے تاجرون کے لئے مخصوص ہے - اور اگر اس سلسلہ تعلیم سے جو پرائمری سکولون مین مروج ہے صرف اردو فارسی لٹریچر اور حساب اربعہ متناسبہ تک اور پیمائش مسطح پر اکتفا کیا جاوے اور بجاے تواریخ و جغرافیہ و اعلیٰ درجہ کے حساب کے عام فہم اصول کاشتکاری - علم کیمیا

© rasailojaraid.com